السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض خطیبوں سے سنا گیا ہے کہ جب جنگِ یرموک ہوئی تو سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مبارک گم ہوگئی تو وہ گھبرا گئے۔ سب ساتھیوں سے کہنے لگے کہ میری ٹوپی تلاش کرو۔ کافی دیر کے بعد ٹوپی مل گئی۔ ساتھیوں نے جب ٹوپی دیکھی تو پرانی سی نظر آئی۔ انھوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس پرانی سی ٹوپی کے گم ہونے پر آپ کیوں گھبرا گئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا:

''اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلق راسہ فابتدر الناس جوانب شعرہ فسبقتھم الی ناصیتہ، فجعلتھا فی ہذا القلنسوة، فلم اشہد قتالا فھی معی الا رزقت النصرة''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے سر کے بال منڈوائے تو لوگوں نے آپ کے بال بطورِ برکت حاصل کرنے کے لیے جلدی کی اور میں نے بھی آپ کی پیشانی مبارک کے بال لے لیے۔ پھر یہ بال میں نے اس ٹوپی میں (سلا کر) رکھ دیئے۔ اب ہر میدانِ جنگ میں اس ٹوپی کو پہن لیتا ہوں اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہر میدانِ جنگ میں فتح نصیب فرماتا ہے۔ کیا یہ واقعہ باسند صحیح ثابت ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ قصہ ''عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن الحکم بن رافع عن ابیہ'' کی سند سے درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:

المعجم الکبیر للطبرانی (۴ ۱۰۴، ۱۰۵ ح ۳۸۰۴) مسند ابی یعلیٰ الموصلی (۱۳ ۱۳۹ ح ۷۱۸۳) المستدرک للحاکم (۳ ۲۹۹ ح ۵۲۹۹ وقال الذہبی: ''منقطع'') دلائل النبوة (۶ ۲۴۹) اسد الغابة لابن الاثیر (۲ ۹۵ من طریق ابی یعلیٰ) سیر اعلام النبلاء (۱ ۳۷۴، ۳۷۵) المطالب العالیہ (المسندة ۸ ۴۲۱ ح ۴۰۱۱، غیر المسندة ۴ ۹۰ ح ۴۰۴۴ عن ابی یعلیٰ) اتحاف المہرة (۴ ۴۰۶، ۴۰۷ ح ۴۴۵۱) اتحاف الخیرة المہرة للبوصیری (۷ ۶۷ ح ۸۶۶۹، ۷ ۳۱۲ ح ۹۱۴۱ وقال البوصیری: ''بسند صحیح''!) المقصد العلیٰ (۳ ۲۳۳ ح ۱۴۳۲)

(مجمع الزوائد (۹ ۳۴۹ وقال: ''رواہ الطبرانی وابو یعلیٰ بنحوہ ورجالھما رجال الصحیح وجعفر سمع من جماعة من الصحابة فلا ادری سمع من خالد ام لا'') الاصابہ (۱ ۴۱۴ ت ۲۲۰۱

اس قصے کے بنیادی راوی جعفر بن عبداللہ بن الحکم ثقہ ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۹۴۴) لیکن سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ (متوفی ۲۲ھ) سے ان کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

حافظ ذہبی نے اس سند کو منقطع قرار دیا ہے لہٰذا بوصیری کا اسے ''بسند صحیح'' کہنا غلط ہے۔ ہیثمی نے بھی یہ کہہ کر سند کے منقطع ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ ''مجھے معلوم نہیں کہ اس نے خالد سے سنا ہے یا نہیں'' عرض ہے کہ سننا تو درکنار سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جعفر بن عبداللہ بن الحکم کا پیدا ہونا بھی ثابت نہیں ہے۔ رافع بن سنان رضی اللہ عنہ تو صحابی ہیں لیکن الحکم بن رافع والی روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے الاصابہ (طبعہ جدیدہ ص ۲۸۸ ت ۲۰۰۲))

خلاصة التحقیق: یہ قصہ صحیح متصل سند سے ثابت نہیں ہے۔

جعفر بن عبداللہ بن الحکم کا ایک دو متاخر الوفاة صحابہ سے (مثلاً سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ایک دو حدیثیں سن لینا اس کی دلیل نہیں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فوت ہونے والے صحابی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ضرور بالضرور ان کی ملاقات ثابت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

## ج2ص479

محدث فتویٰ